معز امجد

قریش کی حکمرانی کے بارے میں روایت

روى[1] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقريش : إن هذا الأمر فيكم[2]، وأنتم ولاته ما لم تحدثوا عملاً[3] ينزعه الله منكم، فإذا فعلتم ذلك سلط[4] الله عليكم شرار خلقه فالتحوكم[5] كما يلتحى القضيب.

''روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا: حکمرانی کا یہ معاملہ اس وقت تک تمھارے درمیان رہے گا اور تم ہی اس معاملے کے نگران رہو گے[1] جب تک کہ تم کوئی ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تمھیں اس سے ہٹا دے[2]۔ جب تم ایسا کرو گے تو خدا اپنی بدترین مخلوق[3] تم پر مسلط کر دے گا جو تمھیں اس طرح چھیل کے رکھ دے گی جیسے شاخ کو چھیلا جاتا ہے[4]۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ اس سے پہلے یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ قریش کو چونکہ بنی اسماعیل کے تمام قبائل کا سیاسی اعتماد حاصل تھا، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 'أمرهم شورى بينهم' (ان کے معاملات باہمی مشاورت پر مبنی ہیں) کے قرآنی اصول کے تحت لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنی اسماعیل کے سیاسی معاملات کی

ذمہ داری قریش کے کاندھوں پر ہوگی۔

۲۔یعنی حکمرانی کا یہ منصب انھیں خدا کی طرف سے حاصل ہوا ہے اور یہ اس وقت تک انھیں حاصل رہے گا جب تک وہ خدا کے قوانین کے پابند رہیں گے۔

۳۔یعنی ظالم لوگ۔

۴۔قرآن مجید (۷۱:۴۔۸اور۲:۱۴۳) کے مطابق بنی اسرائیل کی طرح بنی اسماعیل بھی خدا کی طرف سے شہادت علی الناس کے منصب پر فائز ہیں۔اس کے تحت اگر یہ حق پر قائم رہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دوسری قوموں پر غلبہ عطا فرماتے ہیں اور اگر حق سے انحراف کریں تو دوسری قوموں کے ذریعے سے ذلت اور محکومی کے عذاب میں مبتلا کر دیے جاتے ہیں۔قریش کو چونکہ بنی اسماعیل کے نمائندوں کی حیثیت حاصل ہے، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں انھیں خدا کے اس قانون کے بارے میں خبردار کیا ہے۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہ روایت اپنی اصل کے اعتبار سے ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۷۱۸ ہے۔بعض اختلافات کے ساتھ یہ درج ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

احمد بن حنبل، رقم ۱۷۱۱۰، ۲۲۴۰۹، ۲۲۴۱۵۔عبدالرزاق، رقم ۱۹۹۰۳۔بیہقی، رقم ۱۶۳۱۲، ۱۶۳۲۳۔

۲۔بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۲۲۴۰۹ میں 'إن هذا الأمر فيكم' (یہ معاملہ تمھارے اندر رہے گا) کے بجائے 'إن هذا الأمر لا يزال فيكم' (یہ معاملہ تمھارے اندر جاری رہے گا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۳۔بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۷۱۱۰ میں 'ما لم تحدثوا عملا' (جب تک کہ تم کوئی ایسا معاملہ نہ کرو) کے بجائے 'ولن يزال فيكم حتي تحدثوا أعمالا' (یہ معاملہ تمھارے درمیان ہی رہے گا، یہاں تک کہ تم ایسے اعمال نہ کرو) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۷۱۱۰ میں 'سلط' (مسلط کرنا) کے بجائے 'بعث' (اٹھانا) کا لفظ روایت ہوا ہے۔

۵۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۱۰۱۷ میں 'فالتحوکم' (تو وہ تمھیں چھیل دیں گے) کے بجائے 'فیلتحیکم' (تو وہ تمھیں چھیل دیں گے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بیہقی، رقم ۱۶۳۲۳ میں یہ روایت یوں نقل ہوئی ہے:

أنتم أولى الناس بهذا الأمر ما كنتم مع الحق إلا أن تعدلوا عنه فتلحون كما تلحى هذه الجريدة يشير إلى جريدة بيده.	''اگر تم حق پر قائم رہو تو (حکمرانی کے) اس معاملے کے تم تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہو اور اگر تم حق سے ہٹو گے تو اس طرح چھیل دیے جاؤ گے جیسے یہ ٹہنی چھیلی جاتی ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹہنی کی طرف اشارہ کیا۔''

عبدالرزاق، رقم ۱۹۹۰۳ کے مطابق یہ روایت اس طرح ہے:

روى أن النبي صلى الله عليه وسلم مر بنفر من قريش ووجوههم كأنها سبائك الذهب فجعل يوصيهم فقال إنكم لن تزالوا بخير ما أتقيتم الله وحفظتم أمره من ترك ذلك منكم لحاه الله كما لحا هذا العود وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يلحو عودا كان في يده لم يترك فيه شيئا.	''روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے جن کے چہرے گویا سونے کی اینٹوں جیسے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تم اس وقت تک بھلائی پر رہو گے جب تک تم خدا سے ڈرتے رہو اور اس کے احکامات کی پابندی کرو۔ تم میں سے جو بھی اس سے پھرا تو اللہ اسے اس لکڑی کی طرح چھیل کے رکھ دے گا۔ تب آپ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لکڑی کو چھیلنا شروع کیا، یہاں تک کہ اس میں سے کچھ بھی باقی نہ بچا۔''

---

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org